اصل اول

غلط فہمی رعایا یعنی برعکس سمجھنا تجاویز گورنمنٹ کا

اول غلط فہمی رعایا

Firstly--- Misuderstanding on the part of the Indians.

اس مقام پر جتنی باتیں ہم بیان کرتے ہیں ان سے ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ درحقیقت ہمارے گورنمنٹ میں یہ باتیں تھیں بلکہ یہ مطلب ہے کہ لوگوں نے یوں غلط سمجھا اور سرکشی کا سبب ہوگیا اگر ہندوستانی آدمی بھی لیجس لیٹف کونسل میں مداخلت رکھتے تو یہ غلط فہمی واقع نہ ہوتی۔

مداخلت مذہبی سمجھنا

Apprehension of interference of government with the relgious customs of the Indians.

مداخلت مذہبی کچھ شبہ نہیں کہ تمام لوگ جاہل اور قابل اور اعلیٰ اور ادنیٰ یقین جانتے تھے کہ ہمارے گورنمنٹ کا دلی ارادہ ہے کہ مذہب اور رسم و رواج میں مداخلت کرے اور سب کو، کیا ہندو اور کیا مسلمان عیسائی مذہب اور اپنے ملک کی رسم و رواج لاڈالے پر ذاتی اور سب سے بڑا سبب اس سرکشی میں یہی ہے۔

سکندرہ کے یتیموں کا ذکر

Mention of the Secundra Orphan Asylum.

ہر شخص دل سے جانتا تھا کہ ہمارے گورنمنٹ کے احکام بہت آہستہ آہستہ ظہور میں آتے ہیں اور جو کام کرنا ہوتا ہے، رفتہ رفتہ کیا کرتے ہیں اس واسطے دفعتا اور جبرا مسلمانوں کی طرح دین بدلنے کو نہیں کہتے مگر جتنا جتنا قابو پاتے جائیں گے اتنی اتنی مداخلت کرتے جائیں گے اور جو باتیں رفتہ رفتہ ظہور میں آتی گئیں جن کا بیان آگے آئے گا ان کے اس غلط شبہ کو زیادہ تر مستحکم اور مضبوط کرتی گئیں سب کو یقین تھا کہ ہمارے گورنمنٹ اعلانیہ جبر مذہب بدلنے پر نہیں کریں گے بلکہ خفیہ تدبیریں کر کر مثل نابود کر دینے علم عربی و سنسکرت کے اور مفلس اور محتاج کر دینے ملک کے اور لوگوں کو جو ان کا مذہب ہے اس کے مسائل سے ناواقف کر کر اور اپنے دین و مذہب کی کتابیں اور مسائل اور

وعظ کو پھیلا کر نوکریوں کا لالچ دے کر لوگوں کو بے دین کر دیں گے۔ سنہ ۱۸۳۷ء کی قحط سالی میں جو یتیم لڑکے کم عمر عیسائی کئے گئے وہ تمام اضلاع ممالک مغربی شمالی میں ارادہ گورنمنٹ کے ایک نمونہ گنے جاتے تھے کہ ہندوستان کو اس طرح پر مفلس اور محتاج کر کر اپنے مذہب میں لے آئیں گے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جب سرکار انربل ایسٹ انڈیا کمپنی کوئی ملک فتح کرتی تھی، ہندوستان کی رعایا کو کمال رنج ہوتا تھا اور یہ بھی میں سچ کہتا ہوں کہ منشا اس رنج کا اور کچھ نہیں ہوتا تھا بجز اس کے کہ لوگ جانتے تھے کہ جوں جوں اختیار ہمارے گورنمنٹ کا زیادہ ہوتا جائے گا ویسے ویسے ہمارے مذہب اور رسم و رواج میں زیادہ تر مداخلت کریں گے۔

مذہبی گفتگو بہت ہوئی

Religious discussions being carried to a great height during the present time.

ہمارے گورنمنٹ کی ابتدائے حکومت ہندوستان میں گفتگو مذہب کی بہت کم تھی روز بروز زیادہ ہوتی گئی اور اس زمانہ میں بدرجہ کمال پہنچ گئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہمارے گورنمنٹ کو ان امور میں کچھ مداخلت نہ تھی مگر ہر شخص یہ سمجھتا تھا کہ یہ سب معاملہ بموجب حکم اور بموجب اشارہ اور مرضی گورنمنٹ ہوتے ہیں۔ سب جانتے تھے کہ گورنمنٹ نے پادری صاحبوں کو ہندوستان میں مقرر کیا ہے۔ گورنمنٹ سے پادری صاحب تنخواہ پاتے ہیں گورنمنٹ اور حکام انگریزی ولایت زا جو اس ملک میں نوکر ہیں وہ پادری صاحبوں کو بہت سا روپیہ واسطے خرچ کے اور کتابیں بانٹنے کو دیتے ہیں اور ہر طرح ان کے مددگار اور معاون ہیں۔

حکام متعہد کا مشنری طریقہ برتنا

The Covenanted Officers assumed the Missionary functions.

اکثر حکام متعہد اور افسران فوج نے اپنے تابعین سے مذہب کی گفتگو شروع کی تھی بعضے صاحب اپنے ملازمین کو حکم دیتے تھے کہ ہماری کوٹھی پر ان کو پادری صاحب کا وعظ سنو اور ایسا ہی ہوتا تھا غرض اس بات نے ایسی ترقی پکڑی تھی کہ کوئی شخص یہ

نہیں جانتا تھا کہ گورنمنٹ کی عملداری میں ہمارا یا ہماری اولاد کا مذہب قائم رہے گا۔

پادری صاحبوں کا وعظ
Preaching of the Gospel by the Missionaries.

پادری صاحبوں کے وعظ نے نئی صورت نکالی تھی۔ تکرار مذہب کی کتابیں بطور سوال جواب چھپنی اور تقسیم ہونی شروع ہوئیں ان کتابوں میں دوسرے مذہب کے مقدس لوگوں کی نسبت الفاظ اور مضامین رنجدہ مندرج ہوئے۔ ہندوستان میں دستور وعظ اور کتھا کا یہ ہے کہ اپنے اپنے معبد یا مکان پر بیٹھ کر کہتے ہیں جس کا دل چاہے اور جس کو رغبت ہو وہاں جا کر سنے۔ پادری صاحبوں کا طریقہ اس کے برخلاف تھا، وہ خود غیر مذہب کے مجمع اور تیرت گاہ اور میلہ میں جا کر وعظ کہتے تھے اور کوئی شخص صرف حکام کے ڈر سے مانع نہ ہوتا تھا بعض ضلعوں میں یہ رواج نکلا کہ پادری صاحبوں کے ساتھ تھانے کا ایک چپڑاسی جانے لگا۔ پادری صاحب وعظ میں صرف انجیل مقدس ہی کے بیان پر اکتفا نہیں کرتے تھے بلکہ غیر مذہب کے مقدس لوگوں کو اور مقدس مقاموں کو بہت برائی سے اور ہتک سے یاد کرتے تھے جس سے سننے والوں کو نہایت رنج اور دلی تکلیف پہنچتی تھی اور ہمارے گورنمنٹ سے ناراضی کا بیج لوگوں کے دل میں بویا جاتا تھا۔

مشنری سکول
The establishment of Missionary schools and the Covenanted Officers attending examinations at them.

مشنری سکول بہت جاری ہوئے اور اس میں مذہبی تعلیم شروع ہوئی۔ سب لوگ کہتے تھے کہ سرکار کی طرف سے ہیں بعض اضلاع میں بہت بڑے بڑے عالی قدر حکام متعہد ان اسکولوں میں جاتے تھے اور لوگوں کو اس میں داخل اور شامل ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ امتحان مذہبی کتابوں میں لیا جاتا تھا اور طالب علموں سے جو لڑکے کم عمر ہوتے تھے، پوچھا جاتا کہ تمہارا خدا کون، تمہارا نجات دینے والا کون اور وہ عیسائی مذہب

کے موافق جواب دیتے تھے۔ اس پر ان کو انعام ملتا تھا۔ ان سب باتوں سے رعایا کا دل ہمارے گورنمنٹ سے پھرتا جاتا تھا۔

یہاں ایک بڑا اعتراض یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر لوگ اس تعلیم سے ناراض تھے تو اپنے لڑکوں کو کیوں داخل کرتے تھے۔ اس بات کو عدم ناراضی پر خیال کرنا نہیں چاہئے بلکہ یہ ایک بڑی دلیل ہے۔ ہندوستان کے کمال خراب حال اور مفلس اور نہایت تنگ اور تباہ حال ہو جانے پر یہ صرف ہندوستان کی محتاجی اور مفلسی کا باعث تھا کہ لوگ اس خیال سے کہ ان اسکولوں میں داخل ہو کر ہماری اولاد کو کچھ وجہ معیشت اور روزگار حاصل ہوگا ایسی سخت بات کو جس سے بلاشبہ ان کو دلی رنج اور روحانی غم تھا، گوارا کرتے تھے، نہ رضامندی سے۔

دیہاتی مکاتیب
Village schools.

دیہاتی مکتبوں کے مقرر ہونے سے سب لوگ یقین سمجھتے تھے کہ صرف عیسائی بنانے کو یہ مکتب جاری ہوئے ہیں۔ پرگنہ وزیٹر اور ڈپٹی انسپکٹر جو ہر ہر گاؤں اور قصبہ میں لوگوں کو نصیحت کرتے پھرتے تھے کہ اپنے لڑکوں کو مکتبوں میں داخل کرو۔ ہر ہر گاؤں میں کالا پادری ان کا نام تھا جس گاؤں میں پرگنہ وزیٹر یا ڈپٹی انسپکٹر پہنچا اور گنواروں نے آپس میں چرچا کیا کہ کالا پادری آیا، عوام الناس یوں خیال کرتے تھے کہ یہ عیسائی مکتب ہیں اور کرشان بنانے کو بٹھاتے ہیں اور فہمیدہ آدمی اگرچہ یہ نہیں سمجھتے تھے مگر یوں جانتے تھے کہ ان مکاتیب میں صرف اردو کی تعلیم ہوتی ہے۔ ہمارے لڑکے اس میں پڑھ کر اپنے مذہب کے احکام اور مسائل اور اعتقادات اور رسمیات سے بالکل ناواقف ہو جائیں گے اور عیسائی بن جائیں گے اور یوں سمجھتے تھے کہ گورنمنٹ کا یہی ارادہ ہے کہ ہندوستان کے مذہبی علوم کو معدوم کر دے تاکہ آئندہ کو عیسائی مذہب پھیل جائے۔ اکثر اضلاع

شرقی ہندوستان میں ان مکتبوں کا جاری ہونا اور لڑکوں کا داخل ہونا صاف کھلا ہوا اور کہہ دیا کہ گورنمنٹ کا حکم ہے کہ لڑکوں کو داخل کیا جائے۔

لڑکیوں کے سکول کا اجرا
The introduction of female education.

لڑکیوں کی تعلیم کا بہت چرچا ہندوستان میں تھا اور سب یقین جانتے تھے کہ سرکار کا مطلب یہ ہے کہ لڑکیاں اسکولوں میں آئیں اور تعلیم پائیں اور بے پردہ ہو جائیں کہ یہ بات حد سے زیادہ ہندوستانیوں کو ناگوار تھی بعض بعض اضلاع میں اس کا نمونہ قائم ہو گیا تھا۔ پرگنہ وزیٹر اور ڈپٹی انسپکٹر یہ سمجھتے تھے کہ اگر ہم سعی کر کر لڑکیوں کے مکتب قائم کر دیں گے تو ہماری بڑی نیک نامی گورنمنٹ میں ہوگی۔ اس سبب سے وہ ہر طرح پر بطریق جائز و ناجائز لوگوں کو واسطے قائم کرنے لڑکیوں کے مکتبوں کے فہمائش کرتے تھے اور اس سبب سے زیادہ تر لوگوں کے دلوں کو ناراضی اور اپنے غلط خیالات کا ان کو یقین ہوتا جاتا تھا۔

بڑے کالجوں میں طریقہ تعلیم کا تبدیل
Alterations inthe usual system of education in large colleges.

بڑے بڑے کالج جو شہروں میں مقرر تھے، اول اول گو ان سے بھی کچھ کچھ وحشت لوگوں کو ہوئی تھی۔ اس زمانہ میں شاہ عبدالعزیز جو تمام ہندوستان میں نہایت نامی مولوی تھے، زندہ تھے۔ مسلمانوں نے ان سے فتویٰ پوچھا انہوں نے صاف جواب دیا کہ کالج انگریزی میں جانا اور پڑھنا اور انگریزی زبان کا سیکھنا بموجب مذہب کے سب درست ہے اس پر سینکڑوں مسلمان کالجوں میں داخل ہوئے مگر اس زمانہ میں کالجوں کا حال ایسا نہ تھا بلکہ ان میں تعلیم کا سررشتہ بہت اچھا تھا۔ ہر قسم کے علوم فارسی اور عربی اور سنسکرت اور انگریزی پڑھائے جاتے تھے۔ فقہ اور حدیث اور علم ادب پڑھانے کی اجازت تھی۔ فقہ میں امتحان ہوتا تھا، سندیں ملتی تھیں۔ کسی طرح کی ترغیب مذہبی نہ تھی۔ مدرس بہت ذی عزت اور معتبر اور مشہور اور ذی علم اور پرہیز

گار مقرر ہوتے تھے مگر آخر کو یہ بات نہ رہی قدر عربی کی بہت کم ہو گئی اور فقہ و حدیث کی تعلیم یکسر جاتی رہی۔ فارسی بھی چنداں قابل لحاظ نہ رہی۔ تعلیم کی صورت اور کتابوں کے رواج نے بالکلیہ یہ تغیر پکڑی اردو اور انگریزی کا رواج بہت زیادہ ہوا جس کے سبب وہی شبہ کہ گورنمنٹ کو ہندوستان کے مذہبی علوم کا معدوم کرنا منظور ہے، قائم ہو گیا۔ مدرس لوگ معتبر اور ذی علم نہ رہے وہی مدرسہ کے طالب علم کہ جنہوں نے ابھی تک لوگوں کی آنکھوں میں اعتبار پیدا نہ کیا تھا، مدرس ہونے لگے اس لئے ان مدرسوں کا بھی وہی حال ہو گیا۔

گورنمنٹ کا اشتہار درباب استحقاق نوکری
The issue of government Proclamation ont he subject of admitting Government college English students to appointments in prefernce to other candidates.

ادھر تو دیہاتی مکاتیب اور کالجوں کا یہ حال تھا کہ ان پر سب کو شبہ رواج دینے مذہب عیسائی کا ہو رہا تھا کہ دفعتاً پیش گاہ گورنمنٹ سے اشتہار جاری ہوا کہ جو شخص مدرسہ کا تعلیم یافتہ ہو گا اور فلاں فلاں علوم اور زبان انگریزی میں امتحان دے کر سند یافتہ ہو گا وہ نوکری میں سب سے مقدم سمجھا جائے گا۔ چھوٹی چھوٹی نوکریاں بھی ڈپٹی انسپکٹروں کے سرٹیفکیٹ پر جن کو ابھی تک سب لوگ کالا پادری سمجھتے جاتے تھے، منحصر ہو گئیں اور ان غلط خیالات کے سبب لوگوں کے دل پر ایک غم کا بوجھ پڑ گیا اور سب کے دل میں ہماری گورنمنٹ سے ناراضی پیدا ہو گئی اور لوگ یہ سمجھے کہ ہندوستان کو ہر طرح بے معاش اور محتاج کیا جاتا ہے کہ ناچار ہو کر رفتہ رفتہ ان لوگوں کی مذہبی باتوں میں تغیر و تبدیل ہو جائے۔

جیل خانوں میں اختلاط اکل و شرب
Introduction of the messing system in the Jails.

اسی زمانہ میں بعض اضلاع میں تجویز ہوئی کہ قیدی جیل خانوں میں ایک شخص کے ہاتھ کا پکا ہوا کھائیں جس سے ہندوؤں کا مذہب بالکل جاتا رہتا تھا، مسلمانوں کے مذہب میں اگرچہ کچھ نقصان نہیں آتا تھا مگر اس کا رنج سب کے دل پر تھا کہ سرکار ہر

ایک کا مذہب لینے پر آمادہ اور ہر طرح پر اس کی تدبیر میں ہے۔

پادری صاحبان ای ایڈمنڈ کی چٹھیات کا اجرا

The circulattonof Mr E. Edmond's letters from Calcutta.

یہ سب خرابیاں لوگوں کے دلوں میں ہو رہی تھیں کہ دفعتاً سنہ ۱۸۵۵ء میں پادری صاحبان ای ایڈمنڈ نے دارالامارہ کلکتہ سے عموماً اور خصوصاً سرکاری معزز نوکروں کے پاس چٹھیاں بھیجیں جن کا مطلب یہ تھا کہ اب تمام ہندوستان میں ایک عملداری ہو گئی۔ تار برقی سے سب جگہ کی خبر ایک ہو گئی، ریلوے، سڑک سے سب جگہ کی آمدورفت ایک ہو گئی۔ مذہب بھی ایک چاہئے اس لئے مناسب ہے کہ تم لوگ بھی عیسائی ایک مذہب ہو جاؤ میں سچ کہتا ہوں کہ ان چٹھیات کے آنے کے بعد خوف کے مارے سب کی آنکھوں میں اندھیرا آ گیا، پاؤں تلے کی مٹی نکل گئی سب کو یقین ہو گیا کہ ہندوستانی جس وقت کے منتظر تھے وہ وقت اب آ گیا۔ اب جتنے سرکاری نوکر ہیں اول ان کو کرشان ہونا پڑے گا اور پھر تمام رعیت کو سب لوگ بیشک سمجھتے تھے کہ یہ چٹھیات گورنمنٹ کے حکم سے آئیں ہیں، آپس میں ہندوستان لوگ اہلکاران سرکاری سے پوچھتے تھے کہ تمہارے پاس بھی چٹھی آئی! اس کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ تم بھی بسبب لالچ نوکری کے کرشان ہو گے۔

ان چٹھیوں نے یہاں تک ہندوستانی اہلکاروں کو الزام لگایا کہ جن کے پاس چٹھیاں آئی تھیں وہ مارے شرمندگی اور بدنامی کے چھپاتے تھے اور انکار کرتے تھے کہ ہمارے پاس تو نہیں آئی۔ لوگ جواب دیتے تھے کہ اب آ جائیں گی۔ کیا تم سرکار کے نوکر نہیں ہو اگر سچ پوچھو تو یہ چٹھیاں تمام ہندوستانیوں کے غلط شبہات کو پکا اور مستحکم کرنے والی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے کر دیا اور اس کے مٹانے کو کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی۔

کچھ عجب نہ تھا کہ اسی زمانہ میں کچھ برہمی اور تھوڑا بہت

فساد ملک میں شروع ہو جاتا چنانچہ اس وقت کے حالات سے ظاہر ہوتا ہے مگر جناب معلیٰ القاب نواب لیفٹیننٹ گورنر بہادر بنگال نے بہت جلد خبر لی اور ایک اشتہار جاری کیا جس سے فی الجملہ لوگوں کے دلوں میں تسلی ہوئی اور وہ اضطرار جو ہو گیا تھا دھیما ہوا مگر جیسا کہ چاہئے ویسا قلع اور قمع اس کا نہ ہوا۔ لوگ سمجھے کہ بالفعل یہ بات موقوف ہو گئی۔ پھر کبھی قابو کے وقت پر جاری ہو گی۔ پادری صاحبان ای ایڈمنڈ کی چٹھی اور نواب معلیٰ القاب لیفٹیننٹ گورنر بہادر بنگال کا اشتہار آخر کتاب میں مندرج ہے، وہاں دیکھو۔

مسلمانوں کو داخلت امور مذہبی سے زیادہ رنج ہونا اور اس کا سبب

The interference in religious matter more repugnant to the feelings of the Mahomedans, and its causes.

ان سب باتوں سے مسلمان بہ نسبت ہنود کے بہت زیادہ ناراض تھے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہندو اپنے مذہب کے احکام بطور رسم و رواج کے ادا کرتے ہیں نہ بطور احکام مذہب کے ان کو اپنے مذہب کے احکام اور عقائد اور وہ دلی اور اعتقادی باتیں جن پر نجات عاقبت کی موافق ان کے مذہب کے منحصر ہے، مطلق معلوم نہیں ہیں اور نہ ان کے برتاؤ میں ہیں۔ اس سبب سے وہ اپنے مذہب میں نہایت سست اور بجز ان رسمی باتوں کے اور کھانے پینے کے پرہیز کے اور کسی مذہبی عقیدہ میں پختہ اور متعصب نہیں ہیں۔ ان کے سامنے ان کے اس عقیدہ کے جس کا دل میں اعتقاد چاہئے، برخلاف باتیں ہوا کریں ان کو کچھ غصہ یا رنج نہیں آتا۔ برخلاف مسلمانوں کے وہ اپنے مذہب کے عقائد بموجب جو باتیں کہ ان کے مذہب میں نجات دینے والی اور عذاب میں ڈالنے والی ہیں، بخوبی جانتے ہیں اور ان احکام کو مذہبی احکام اور خدا کی طرف کے احکام سمجھ کر کرتے ہیں۔ اس سبب سے اپنے مذہب میں پختہ اور متعصب ہیں۔ ان وجوہات سے مسلمان زیادہ تر ناراض تھے اور ہندوؤں کی بہ نسبت زیادہ تر فساد میں ان کا شریک ہونا قرین قیاس تھا چنانچہ یہی ہوا بلاشبہ جتنی گورنمنٹ کی

مداخلت کسی مذہب میں خلاف قواعد ملک داری ہے ویسا ہی کسی مذہب کی تعلیم کو روکنا علی الخصوص اس مذہب کے جس کو وہ حق سمجھتے ہیں، برخلاف اور بے جا ہے مگر ہمارا مطلب صرف اتنا ہے کہ باوجودیکہ ہماری گورنمنٹ ایسی ہی ہے مگر کام اس طرح پر ہوئے کہ رعایا کا یہ غلط شبہ رفع نہ ہوا۔

اصل دوم

جاری ہونا ایسے آئین اور ضوابط اور طریقہ حکومت کا جو ہندوستان کی حکومت اور ہندوستانیوں کی عادات کے مناسب نہ تھے

دوم اجرائے ضوابط آئین نامناسب

Secondly-- The promulgation of objectionable laws and procedures.

لیجس لیٹف کونسل سے بھی امور مذہبی میں مداخلت ہوئی۔

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء

Act 21 of 1850.

ایکٹ ۲۱ سنہ ۱۸۵۰ء صاف مذہبی قواعد پر خلل انداز تھا۔ پھر اس ایکٹ سے ایک یہ بدگمانی لوگوں کو تھی کہ یہ ایکٹ خاص واسطے ترغیب عیسائی مذہب قبول کرنے کے جاری ہوا ہے کیونکہ یہ بات ظاہر تھی کہ غیر مذہب کا کوئی آدمی ہندوؤں میں شامل نہیں ہو سکتا پس ہندو تو اس قانون کے مفاد سے محروم تھے۔ غیر مذہب کا آدمی اگر مسلمان ہو جائے تو اس کو اپنے مذہب کی رو سے جو اس نے اختیار کیا ہے، اپنے مورثوں کا متروکہ جو غیر مذہب میں تھے، لینا منع ہے پس کوئی نومسلم بھی اس ایکٹ سے فایدہ نہیں اٹھا سکتا تھا البتہ عیسائی مذہب جس نے قبول کیا ہے، وہ فایدہ مند ہو سکتا تھا۔ اس سبب سے لوگ خیال کرتے تھے کہ علاوہ مداخلت مذہبی کے اس ایکٹ سے صاف ترغیب ہے۔

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء

Act 15 of 1856.

ایکٹ ۱۵ سنہ ۱۸۵۶ء درباب بیوہ ہنود کے رسوم مذہبی میں

خلل ڈالتا تھا گو اس میں بڑی بڑی بحثیں ہوئیں اور پیوستہ بھی لئے گئے مگر ہندو لوگ جو مذہب سے زیادہ پابند رسم و رواج کے ہیں، اس ایکٹ کو نہایت ناپسند کرتے تھے بلکہ باعث اپنی ہتک عزت اور بربادی خاندان کا جانتے تھے اور یوں بدگمانی کرتے تھے کہ یہ ایکٹ اس مراد سے جاری ہوا ہے کہ ہندو کی بیوئیں خودمختار ہو جائیں اور جو چاہیں سو کرنے لگیں۔

عورتوں کی فعل مختاری

Giving liberty to females.

ضابطہ عورتوں کی فعل مختاری کا جو فوجداری عدالتوں میں جاری تھا، کس قدر ہندوستانیوں کی عزت اور آبرو اور رسم و رواج میں نقصان پہنچاتا تھا۔ منکوحہ عورتیں تک فوجداری سے فعل مختار ہوگئیں۔ ولیوں کی ولایت عورات پر سے اٹھ گئی اور یہ باتیں صریح مذہب میں نقصان پہنچاتی تھیں۔ دیوانی عدالت پر جو اس کا تدارک حوالہ کیا گیا تھا بلاشبہ ناکافی اور بے فایدہ تھا اور جس بات کا فی الفور تدارک ہونا از روئے مذہب اور رسم و رواج کے چاہئے تھا وہ ایسی تاخیر اور جھمیلے میں ڈالا گیا تھا کہ زیادہ تر فساد اس سے برپا ہوتا تھا۔ دیوانی کی ڈگریات بابت دلاپانے زوجہ کے بہت ہی کم تعمیل ہوئی ہوں گی۔ اکثر مقدمات ایسے نکلیں گے کہ عورت نے غاصب کے گھر دو دو تین تین بچے بھی جن لئے اور ہنوز مدعی اس یک نشاندہی کی تدبیر میں سرگرداں ہے۔

بعض قوانین خلاف مذہب باوصف متحد المذہب ہونے متخاصمین کے

The promulgation of certain acts in cases wherein the parties are of one religion.

چند ایکٹ اور قانون ایسے ہیں کہ جن کی رو سے باوصف متحد المذہب ہونے متخاصمین کے برخلاف ان کے مذہب کے مقدمات دیوانی عدالت سے فیصل ہوتے تھے۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارے گورنمنٹ کسی مذہب کی طرف داری کرے۔ مختلف مذہب ہونے کی صورت میں بلاشبہ انصاف کا لحاظ چاہئے بشرطیکہ وہ انصاف دونوں مذہبوں کے یا دونوں اہل مقدمہ کے معاہدہ کے برخلاف نہ ہو الا جب طرفین متحد المذہب ہیں تو